رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ه

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

## فہرست مضامین




Digtized by Khilafat Library

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۳ | مورخہ ۲۳ ۔ اگست ۱۹۲۰ء | مطابق ۷ ۔ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸


## مدینۃ المسیح

بذریعہ تار اطلاع موصول ہو گئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ ڈلہوزی پہونچ گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت ...

۱۹ تاریخ بروز جمعرات جناب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی (بنگالی) نائجیریا میں تبلیغ اسلام کی غرض سے روانہ ہوئے۔ احباب قادیان قصبہ کے باہر تک ان کو الوداع کرنے کے لئے گئے۔ اور دعا کی گئی۔ اور مولوی صاحب سب سے مصافحہ کر کے روانہ ہو گئے۔ مولوی صاحب موصوف پہلے ولایت جائینگے اور وہاں سے ہوتے ہوئے نائجیریا پہنچیں گے۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

## الموعظۃ الحسنۃ

### اسلام کا اصلی زیور

جو کچھ اسلام کا زیور تھا۔ جس پر اسلام کو ہمیشہ ناز تھا۔ اور جو اسلام اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز تھا اس سے یہ لوگ بالکل بے خبر ہیں۔ اسلام کے سوا جسقدر مذاہب دنیا میں موجود ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے محبوب کی بڑی تعریف کرے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہدے۔ کہ ہاں ایک آنکھ اس کی نہیں اور دوسرا ساری تعریفیں کرنے کے بعد کہدے۔ کہ اس کی شنوائی نہیں یا ایک ٹانگ نہیں۔ غرض کوئی نہ کوئی نقص ضرور مانتے ہیں۔ پورے طور پر کامل محبوب تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس نے احسن طور پر خدا تعالےٰ کو دکھایا ہے۔ اور کبھی انسان شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ جس قسم کا خدا انسانی فطرت تقاضا کرتی ہے۔ وہ ایسا ہی اسلام میں پائیگی۔ کوئی نقص اور کمزوری اسمیں نہیں ہے۔ اسلام ایسا مذہب جو ایک ہی زندہ اور ابدی مذہب ہے۔ کیونکہ اس کی تاثیرات اور پھل ہمیشہ تازہ بتازہ موجود رہتے ہیں لیکن ہمارے مخالف علماء اسلام کی خوبیاں تو بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن

اسلام علیٰ درجہ کی خوبی کا انکار کرتے ہیں ؛

ایسا تو ایک برہمو بھی کر سکتا ہے۔ فرض کرو۔ اگر ایک برہمو کہے کہ بے شک لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم عمدہ ہے۔ اور میں بھی مانتا ہوں۔ خدا تعالےٰ کی صفات بھی مانتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں پر ایمان لاتا ہوں۔ اور تمہاری طرح ہم بھی تناسخ کے نقص بیان کرتے ہیں۔ اور اس کی تردید کرتے ہیں۔ باوجود ان باتوں کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار کرتا ہے۔ تو کیا اس کی اتنی باتیں قابل قدر ہو سکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اسلئے کہ اسلام کی جو اعلےٰ درجہ کی خوبی تھی۔ وہ تو اس نے فروگذاشت کر دی۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقینی ثبوت اور زندہ ثبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہی تھی۔ جب اُسے وہ نہیں مانتے۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ باقی جو کچھ ہے۔ وہ بھی محض خیالی امر ہے۔ اسی طرح پر ہمارے مخالف علماء کی حالت ہو رہی ہے۔ وہ چیز جو میں دُنیا کو دینی چاہتا ہوں۔ وہ ان کے پاس نہیں۔ اور اس سے وہ غفلت کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انسان جب تک اللہ تعالیٰ کی ہستی کو سمجھ نہیں لیتا۔ اور انا الموجود ہونے کی آواز نہیں سُن لیتا۔ نفس امارہ پر غالب نہیں آتا۔ اسلام کی اصلی غرض یہی تھی۔ جو اب مفقود ہو گئی تھی۔ اسی کے احیاء کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے ؛

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں جسقدر کوئی کسی سے خوف کرتا ہے۔ یا کسی کی طرف رغبت کرتا ہے۔ وہ معرفت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو یہ معلوم ہو۔ کہ اس سُوراخ میں سانپ ہے۔ تو وہ کبھی اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ بلکہ رات کے وقت اس مکان میں بھی داخل نہ ہوگا ایسا ہی اگر معلوم ہو۔ کہ یہاں ایک خزانہ مخفی ہے تو اس کی طرف التفات پیدا ہوگی۔ اندھیرے میں ایک چیز کو اگر بکرا سمجھتا ہے۔ تو جب تک اسے بکرا سمجھتا ہے تو پاس کھڑا رہیگا۔ لیکن یونہی جب یہ خیال ہوگا کہ وہ شیر ہے۔ پھر وہاں نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی محبت اور خوف معرفت سے پیدا ہوتی ہے ہر شخص جانتا ہے۔ کہ کوئی آدمی دانستہ زہر نہیں کھا سکتا سنکھیا خواہ شہد میں بھی ملا ہوا ہو۔ پھر بھی کوئی اُسے نہیں کھائیگا۔ کیونکہ جانتا ہے۔ کہ اسکو ہلاک کرنیوالی زہر ہے ؛

لیکن اسی طرح گناہ بھی ایک زہر ہے۔ جو انسان کی رُوح کو ہلاک کرتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے۔ تو پھر بڑی دلیری اور جرأت سے گناہ کیوں کرتا ہے؟ اگر اسے یہ معرفت ہو کہ کوئی محاسب بھی ہے۔ تو اس قدر دلیری نہ کرے۔ یہ دلیری اور جرأت عدم معرفت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔

غرض اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے۔ کہ اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے۔ جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آ جاتی ہے اور پھر اُسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ جو بہشتی زندگی ہوتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اگر قرآن شریف سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اس کو وہ حواس اور قوے دیئے جاتے ہیں۔ کہ وہ ان چیزوں اور اسرار قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے۔ جو دوسرے نہیں دیکھتے۔ وہ ان باتوں کو سنتا ہے۔ کہ اوروں کو اس کی خبر نہیں۔ اسی لئے فرمایا۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس جہان کے لئے انسان اسی عالم سے حواس لیجاتا ہے۔ اسی جگہ سے وہ بصارت لیجاتا ہے جو وہاں کی اشیاء اور عجائبات کو دیکھ اور یہاں ہی سے وہ شنوائی لیجاتا ہے۔ جو سُنے۔ گویا جو اس جہان میں وہاں کی باتیں دیکھتا اور سنتا نہیں۔ وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکیگا۔

یہ تھا مابہ الامتیاز اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان جسکو میرے مخالف پیش نہیں کر سکتے اور خدا تعالیٰ نے اسی فرقان کو دیکر مجھے بھیجا ہے ؛

الحکم ۱۵۔ اگست ۱۹۰۵ء } حضرت مسیح موعودؑ

# النظم

## حقائق القرآن

اس نام سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ تفسیر القرآن پارہ اٹھائیسواں شایع ہوئی ہے۔ حضور جس تشریح اور توضیح سے آیات قرآنی کی تفسیر بیان فرماتے ہیں اور جس قدر آسان اور عام فہم طریق سے آیات کا مطلب ذہن نشین کرتے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ پس ہم اس مجموعہ حقائق قرآنی کے متعلق اسی قدر اطلاع دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ نہایت اعلیٰ لکھائی۔ چھپائی اور بہت عمدہ کاغذ پر شائع ہو گیا ہے۔ احباب منگا کر مستفیض ہوں۔ قسم اول ولایتی چکنے کاغذ کی قیمت ۱۲ / ۔ اور قسم دوم کی قیمت ۸ / ہے۔

## صداقت مسیح موعود

جناب حافظ روشن علی صاحب کی سالانہ جلسہ کی تقریریں نہایت قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ کیونکہ وہ تبلیغ احمدیت کے لئے نہایت مفید اور کار آمد ثابت ہوتی ہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسہ پر انہوں نے جو تقریر "صداقت مسیح موعودؑ" پر فرمائی تھی۔ وہ چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ جس کی قیمت ۲ / فی کاپی اور ایک روپیہ کی دس جلدیں ہیں۔

یہ دونوں کتابیں منیجر احمدیہ کتب خانہ قادیان سے منگوائی جائیں ؛

---

## ووٹ دینے کا کسی سے وعدہ نہ کیا جائے

معلوم ہوا ہے کہ نئی کونسلوں کے امیدوار ووٹ حاصل کرنے کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ووٹ کسی مستحق اور قابل شخص کو دے۔ اس غرض کیلئے امور عامہ مختلف ممبروں کے متعلق حالات دریافت کر رہا ہے۔ جو شخص مستحق اور قابل معلوم ہوگا۔ اس کے متعلق ووٹ دینے کے لئے جماعت کو اطلاع دی جاویگی۔ لہٰذا بطور خود کسی کے حق میں ووٹ دینے کا وعدہ نہ کیا جاوے۔ ایسے ووٹ حاصل کرنیوالوں کو بتلا دینا چاہیئے۔ کہ ہم بغیر مشورہ ناظر امور عامہ کسی کو ووٹ نہیں دے سکتے۔ اس لئے ووٹ کے متعلق امور عامہ سے گفتگو کی جاوے۔ .. ناظر امور عامہ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
# الفضل

قادیان دار الامان - ۲۳- اگست ۱۹۲۰ء

## غیر مبائعین کے پراگندہ طبع ہونے کا تازہ ثبوت مسئلہ ہجرت کے متعلق امیر اور اس کے ساتھیوں میں اختلاف

غیر مبائعین اپنی دو رنگی چال اور منافقانہ اقوال کی وجہ سے جن الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کا پتہ آئے دن ان کی تحریروں اور تقریروں سے لگتا رہتا ہے۔ اور انکی عبرتناک حالت آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

جب سے مولوی محمد علی صاحب نے خلافت ٹرکی کو اپنا مذہبی مسئلہ قرار دینے اور سلطنت ٹرکی کے علاقجات اس سے علیحدہ کرنے کو اسلام پر عیسائیت کا براہ راست حملہ ٹھہرانے کے بعد چپ سادھی ہے ہم ایک بار نہیں متعدد بار ان سے دریافت کر چکے ہیں۔ کہ وہ کیوں ان تدابیر پر عمل نہیں کرتے۔ جو خلافت ٹرکی کی تائید اور حمایت کا دم بھرنے والے دوسرے لوگ اختیار کر رہے ہیں۔ مثلاً "ہجرت" اور گورنمنٹ سے قطع تعلقات وغیرہ۔

شکر ہے ہمارے بار بار اور پے در پے مطالبہ کرنے کی زحمت رائگاں نہیں گئی۔ اور مولوی صاحب کو بالآخر لب کشائی کی تکلیف گوارا کرنا ہی پڑی ہے۔ چنانچہ ۱۷ اگست کے پیغام میں بصیغہ مراسلات ان کا ایک مضمون ہجرت کے متعلق شائع ہوا ہے۔

اس مضمون میں مولوی صاحب نے گورنمنٹ سے قطع تعلقات کے متعلق کچھ نہیں فرمایا۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ چند ہی دن ہوئے۔ مولوی صدر الدین صاحب پیغام بلڈنگس میں ایک جلسہ منعقد کر کے کہہ چکے ہیں کہ :-

"میری خواہش صرف یہ ہے کہ بمبئی خلافت کمیٹی جو طریق عمل پاس کرے۔ اسپر کاربند ہو جائیں۔ مثلاً وہ اگر ہمیں اب عدم تعاون (گورنمنٹ سے قطع تعلقات) کا سبق سکھائیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ اسپر کاربند ہو جائیں"

معلوم ہوتا ہے۔ اسی تلقین کو مولوی محمد علی صاحب نے بغیر کسی اضافہ کے کافی سمجھا ہے۔ اور یقین کر لیا ہے۔ کہ اب جبکہ "بمبئی خلافت کمیٹی" عدم تعاون کا سبق سکھا چکی ہے۔ ان کے ساتھی اسپر کاربند ہو جائینگے۔ البتہ "ہجرت" چونکہ ٹیڑھی کھیر تھی۔ اس لئے اس کے متعلق انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اس قدر پراگندگی اور حواس باختگی سے کیا ہے۔ کہ پڑھنے والے کو ان کی حالت پر رحم آجاتا ہے۔

یہ مضمون قلم بند کرتے ہوئے سب سے پہلی اور سب سے زیادہ کوشش جس امر کی مولوی صاحب نے کی ہے۔ وہ اپنے آپ کو ہجرت کے اس پھندے سے رہائی دلانے کی ہے جس کے تیار کرنے والوں میں سے ایک وہ خود بھی ہیں (کیونکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو گورنمنٹ کے خلاف اشتعال دلانے میں بذریعہ تحریر و تقریر انہوں نے بھی کافی حصہ لیا ہے) اور اپنا اصل کام تبلیغ اسلام بتا کر جھٹکارا چاہا ہے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں ایسے وقت میں جبکہ ان کے نزدیک عیسائیت نے اسلام کو بزور مٹانے کے لئے حملہ کر دیا ہے۔ انکو اپنا اصلی کام یاد آنا تھا۔ تو پہلے انہوں نے کیوں اس کو بھلا کر خلافت ٹرکی کے متعلق اس قدر شور اشوری دکھلائی کہ نہ صرف مذہبی لحاظ سے بلکہ اسے "سیاسی امر" فرض کر کے بھی یہاں تک کہدیا۔

"میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایسے امر کے متعلق جس کا تمام اسلامی دنیا سے تعلق ہے۔ اور جس میں روئے زمین کے مسلمانوں کی بہتری ہے۔ کیوں ہم کو خاموش رہنا چاہیئے۔ اور یا حکام کی ہاں میں ہاں ملانی چاہیئے"

(پیغام یکم فروری ۱۹۲۰ء)

تعجب ہے کہ جن باتوں کے متعلق مولوی صاحب بصد ناز فرماتے تھے۔ "میں نہیں سمجھ سکتا" اس کو اتنی جلدی ایسا سمجھے۔ کہ اب ادھر کا رخ بھی نہیں کرتے۔ اور جس کی نسبت کہتے تھے "کیوں ہم کو خاموش رہنا چاہیئے" اسپر ایسی خاموشی اختیار کی۔ کہ اب بلائے پر بھی نہیں بولتے اور اپنا راستہ ہی جدا بتاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے کس بری طرح اپنے آپ کو ہجرت کے پھندے سے نکلنے کی کوشش کی ہے۔

مولوی صاحب نے "ہجرت" کا دوسرا پہلو یہ قرار دیا ہے کہ فی نفسہ یہ کیسا فعل ہے" اور اس کی تشریح کرتے ہوئے بھی عجیب و غریب پیچ و تاب کھائے ہیں۔ اول تو لکھا ہے

"یہ سچ ہے کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان اور دوسری غیر مسلم حکومتوں کے مسلمان ایسے ہجرت کو اختیار نہیں کر سکتے۔ اور یوں عملی رنگ میں بھی یہ ایک ناممکن العمل فعل ہے۔ اس لئے دار و مدار فلاح کیونکر ہو سکتا ہے"

لیکن پھر غیر احمدیوں کے ڈر سے چند ہی سطور کے بعد یہ بھی لکھ دیا ہے کہ :-

"جن لوگوں نے محض ابتغاء لمرضات اللہ اس ترک وطن کو اختیار کیا ہے۔ ان کے اس فعل کو ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے"

کیا ہی مزے کی بات ہے۔ مولوی صاحب صرف خود اس "ہجرت" سے عذرات لنگ کر کے جان بچا رہے ہیں۔ بلکہ اس کو "ناممکن العمل فعل" کہتے ہوئے "دار و مدار فلاح" بھی نہیں سمجھتے۔ تاہم "ہجرت" کرنیوالوں کے اس فعل کو "عزت کی نگاہ" سے دیکھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اور وجہ یہ گھڑتے ہیں۔ کہ وہ محض ابتغاء لمرضات اللہ ترک وطن کر رہے ہیں۔ کیا ہر ایک وہ فعل جسے کوئی شخص ابتغاء لمرضات اللہ سمجھ کرے۔ عزت کی نگاہ سے

دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو اُمید ہے۔ مولوی صاحب پادریوں کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے فعل کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہونگے کیونکہ پادری صاحبان بھی اپنے نزدیک اسے ابتغاء لمرضات اللہ سمجھ کر ہی کرتے ہیں +

---

اصل بات یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے یہ صرف غیر احمدیوں کے ڈر اور خوف کی وجہ سے کہدیا ہے۔ ورنہ نہ وہ خود اس فعل کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس کا ثبوت اُن کے اپنے طرز عمل سے ملتا ہے۔ اور نہ ان کے ساتھی اُسے ایسا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ پیغام کے اسی پرچہ سے جسمیں ان کا مضمون شایع ہُوا ہے۔ ظاہر ہے۔

پیغام کے اسی پرچہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس چھپا ہے۔ جسمیں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے "ہجرت" پر "ایک نہایت ہی معنی خیز تقریر" کرتے ہوئے کہا:۔

"اس ہجرت کے ہم قائل نہیں جو آجکل ہو رہی ہے

بعض لوگوں نے دین کو ایک کھیل بنا رکھا ہے کئی ہجرت کے مشتاق بالکل بے نماز ہوتے ہیں اگر کہا جائے۔ کہ نماز بھی تو پڑھا کرو۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ آج کل ہم مہاجر ہیں۔ کابل جا کر پڑھینگے بعض ڈاڑھی مونڈے بھی ہجرت کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کابل پہنچ کر ڈاڑھی رکھ لینگے"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی کے دست راست خواجہ صاحب اس "ہجرت" کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کرتے۔ بلکہ اُسے خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

"جن حالات کے ماتحت آج کل اہل اسلام کابل کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ہجرت کرنے کا کوئی حکم قرآن مجید میں موجود نہیں"

پس ایسی "ہجرت" کو جسے خواجہ صاحب خلاف شریعت قرار دے رہے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کا عزت کی نگاہ سے دیکھنے کی تلقین کرنا یا تو منافقانہ طرز کلام ہے یا قلوبہم شتّٰی کا ثبوت +

---

خدا کی شان پیغام کے جس پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کا ہجرت کے متعلق مضمون چھپا ہے۔ اسی میں ان کی تکذیب اور تردید کے لئے ایڈیٹر پیغام نے نہ صرف خواجہ صاحب کے خطبہ جمعہ کا لب لباب شایع کر دیا ہے۔ جسکے اقتباس ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔ بلکہ خود بھی ایک مضمون قلم بند کیا ہے۔ اور بالفاظ مولوی محمد علی صاحب عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے والی ہجرت کو خلاف شریعت ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"کیا ہند میں اہل اسلام اسی قدر قلیل التعداد اور کمزور ہیں۔ جسقدر صحابہ کرام تھے۔ کیا ہند میں حضرت نبی کریم صلعم کے دعاوی پھیلنے میں کوئی روک ہے کیا قرآن کریم کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ ہے۔ ہرگز نہیں۔ تو پھر موجودہ حالات میں مسلمانوں کا ہجرت ہجرت پکارنا بلکہ اندھا دھند عمل پیرا ہو جانا کیا یہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسوہ حسنہ کا تتبع ہے۔ ہرگز نہیں"

آج کل "ہجرت" کے متعلق غیر مبائعین کے خیالات کا یہ ایک عجیب مرقع ہے۔ جو ایک ہی پرچہ پیغام سے ظاہر ہے۔ امیر قوم کچھ فرماتا ہے اور اس کے ساتھی کچھ کہتے ہیں۔ جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان کے پراگندہ طبع اور پراگندہ دل ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔

---

اس موقع پر ہم ایک اور امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے "معاہدہ ترکیہ" میں اس نام نہاد ہجرت کے متعلق لکھا تھا کہ:۔

"ہندوستان کی سات کروڑ آبادی ہندوستان کو چھوڑ کر باہر نہیں جا سکتی۔ اور نہ اس کے باہر چلے جانے کی کوئی غرض اور فائدہ ہے ہجرت اسوقت ضروری ہوتی ہے۔ جبکہ اس علاقہ میں جہاں کوئی شخص رہتا ہے۔ اس کو ان احکام شرعیہ کے بجا لانے کی آزادی نہ ہو۔ جو افراد جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو افراد مُسلمانان سے تعلق رکھتا ہو۔ اور جس کا بجا لانا اس ملک میں ناممکن ہو اور پھر عملی پہلو اس تجویز کا لیا جائے تو بھی اس پر عمل نہیں ہو سکتا"

اس پر پیغام کے اس ایڈیٹر نے جن بیچارے کو باوجود ہمارے خلاف حد سے بڑھکر بیہودہ سرائی کر کے اپنی کارگذاری دکھانے کے علیحدہ کر دیا گیا ہے لکھا کہ:۔

"افسوس سلطان مہاجرین کا ہر قافلہ آج میاں صاحب کے ضلالت استدلال پر باآواز بلند شہادت دے رہا ہے"

لیکن اب خود مولوی محمد علی صاحب نے اس کو "ناممکن العمل فعل" کہدیا ہے۔ اور خواجہ صاحب اور پیغام کے نئے ایڈیٹر نے خلاف شریعت ٹھہرا دیا ہے۔ جس سے پیغام کے سابق ایڈیٹر کی بیہودہ سرائی خود پیغام نے ہی ثابت کر دی ہے +

---

## نسوا اللہ فنسیہم

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالے نے بعض اقوام کا ذکر فرما کر ان کے سوء انجام کا ذکر اس طرح فرمایا ہے کہ جب تک وہ ہمارے پاک بندے عبادت گذار اور ہمارے عہدوں کے پابند تھے۔ اسوقت تک اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے انعامات دئیے۔ مگر جب انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اس کے عہدوں کی پابندی ترک کر دی۔ تو ان پر نکبت و ادبار آ گیا۔ چنانچہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الذین اتخذوا دینہم لھوا ولعبا وغرتھم الحیٰوۃ الدنیا فالیوم ننسٰہم کما نسوا لقاء یومھم ھذا (۷-۴۹)

وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو لہو لعب بنایا اور حیات دنیا پر مغرور ہو گئے پس ہم نے ان کو اسی طرح بھلا دیا۔ جس طرح کہ انہوں نے آج کے دن کے لقاء کو بھلایا تھا۔

جب مسلمانوں کو سلطنت اور مملکت کے وعدے دئیے گئے۔ اور ان کے مطابق فتوحات ہوئیں۔ اسی وقت خدا تعالیٰ نے پہلی اقوام کا انجام بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت مسلمانوں کو متنبہ کر دیا تھا۔ کہ یہ اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ ثم جعلنٰکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون (۱۰-۱۵) تمہیں ہلاک ہونے والی اقوام کے بعد خلفاء الارض اسلئے بنایا گیا ہے۔ تاکہ ہم دیکھیں۔ کہ تم کیا کرتے ہو۔ پس جبتک

مسلمانوں کی یہ حالت رہی۔ کہ وہ خدا کے عہدوں کو پورا کرنیوالے تھے۔ خدا کے فضل ان کے شامل حال رہے۔ مگر جب انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اور اس سے لاپرواہ ہو گئے۔ تو ان کی بھی پروا نہ کی گئی۔

انہی حالات سے متاثر ہو کر اخبار مشرق اپنی ۵ اگست کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ یہ جو کچھ تباہی اور بربادی آئی ہے۔

"یہ سب ہماری اسلامی طاقتوں کی نافرمانی اور خلاف شریعت کارفرمائی کا نتیجہ ہے"

کیا اب بھی جبکہ نسوا اللہ فنسیہم کی پوری پوری تصدیق ہو گئی ہے۔ مسلمان خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہونگے۔

## ہندو مسلم اتحاد کے متعلق پیام کی رائے

ایک وقت میں پیغام کے صفحات پر ہندو مسلم اتحاد کی تائید میں آواز اٹھتی رہی۔ بالخصوص پیغامیوں کی لاہوری انجمن کے سابق سکرٹری" میرزا یعقوب بیگ "متحدہ قومیت" کی طرف سے شائع ہونے والے اشتہارات پر اور ان کے سٹیجوں پر پتلون کی جیب میں ہاتھ ڈالے ہوئے نظر آتے رہے تھے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ رنگ بدل گیا ہے۔ چنانچہ پیام اپنی ۱۱ اگست کی اشاعت میں اس اتحاد و اتفاق کے متعلق لکھتا ہے۔

"آجکل لوگوں کے مذاق اس قدر بگڑ گئے ہیں کہ وہ بجائے اپنا فائدہ ڈھونڈنے کے دوسروں کا برا چاہتے ہیں۔ اور بجائے اپنی بہتری چاہنے کے انگریزی قوم کو بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اور ہندو مسلم اتحاد میں بھی یہ مدنظر نہیں۔ کہ ہر دو قومیں ایک دوسرے کی بہتری چاہتی ہیں۔ بلکہ اصل مقصد انگریزی قوم کو بائیکاٹ کرنا ہے جو قرآن کریم کی تعلیم کے صریح خلاف ہے"

معلوم ہوتا ہے۔ ایڈیٹر کی تبدیلی کے ساتھ ہی پالیسی میں بھی تغیر عظیم واقع ہو گیا ہے۔ لیکن کہیں یہ دن میں چودہ رنگ بدلنے والے ایڈیٹر صاحب کی طبیعت کے مقتضیات کا تو کرشمہ نہیں۔ اگر یہ ہے۔ تو دیکھیو

خداوندان پیغام کب تک پیام کی لوح پر اس کا نام ثبت رہنے دینے کے روادار ہوتے ہیں۔

## مولوی ثناء اللہ اور حکیم ابوتراب

اگر اور باتوں کو چھوڑ کر غیر احمدی اپنے دینی راہنماؤں مولویوں ملانوں کی حالت پر ہی غور کریں تو انہیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ فی الواقع اس زمانہ میں ایک ایسے مصلح کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہو۔

ذیل میں ہم امرتسر کے مولوی ثناء اللہ اور ان کے رنگین کے دوست مولوی ابوتراب کی ایک دوسرے کے متعلق تحریریں درج کرتے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے ان دونوں کی حقیقت کا کسی قدر پتہ لگ سکتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ اپنے ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں اس جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے جسمیں انہیں مسلم لیگ کی استقبالیہ کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا تھا لکھتے ہیں کہ:-

"جس جلسہ میں یہ انتخاب ہوا۔ اسمیں حکیم صاحب (ابوتراب) بھی تھے۔ آپ کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر میرے انتخاب کو شرعی شکل میں ناجائز کہا۔ مگر کسی نے اس طرف کان نہ لگائے۔ تو آپ مارے غصہ کے یہ کہتے ہوئے کہ یہاں بیٹھنا خلاف شرع ہے۔ بڑبڑاتے ہوئے جلسہ سے نکل گئے۔ اور اس واقعہ کو بذریعہ اخبار شائع بھی کر دیا۔ جسمیں یہ بھی لکھا کہ افسوس اس جلسہ میں کوئی عالم دین نہ تھا۔ ہوتا تو میری تائید کرتا۔ مگر ممبران کی حسن تدبیر کہئے یا حسن اتفاق کہئے۔ صیغہ اشاعت کا مددگار سکرٹر ان کو بنایا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سارا وقت یہ حضرت شریک رہتے رہے۔ بلکہ ہر مجلس میں جہاں میں بطور صدر کے بیٹھا ہوتا۔ وہاں بھی برابر شریک رہتے۔ اور کام میں شرکت کرتے۔ پھر نہ کوئی شرعی فتویٰ مانع ہوتا نہ اپنی بات کا پاس۔

"غرض کسی مجلس سے بعذر عدم جواز متخلف نہیں ہوئے ایک روز ڈاکٹر کچلو صاحب کے مکان پر خلافت کمیٹی کا جلسہ تھا۔ وہاں بھی تقدیراً میں صدر منتخب ہوا تو جناب نے اعتراض کیا۔ مگر برنگ دیگر وہ یہ کہ یہ کوئی شرعی حکم نہیں کہ جہاں چند آدمی مشورے کو بیٹھیں ایک کو صدر بنالیں۔ یہ شرع کے بالکل برخلاف ہے۔ تم لوگ انگریزی خوان دین سے ناواقف ہو۔ جو مجلس کے لئے صدر بناتے ہو۔ وغیرہ۔ مگر حکیم صاحب کی اس معقول وجہ پر کسی صاحب نے توجہ نہ کی۔ کی قدر سے کی کہ میں بغرض اداء نماز اور درس قرآن جلسہ سے چلا آیا تو میرے بعد ممبران نے انہی حضرت کو صدر بنا دیا۔ میں فارغ ہو کر گیا تو دیکھتا ہوں کہ جناب صدر صاحب تو جھوم رہے ہیں۔ اور ممبران میری طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے ہیں کہ ہم نے حکیم صاحب کی شرعی دلیل کا عملی جواب دیا۔ (بہت خوب)"

جب یہ مضمون جناب ابوتراب کی نظر سے گذرا تو انہوں نے اپنے اخبار اہلسنت والجماعت کی اشاعت مورخہ ۱۱ اگست سنہ ۱۹۲۰ء میں یہ جواب شائع کیا کہ جسمیں یہ کہا:-

"بلکہ یہ کوئی شرع کا حکم نہیں کہ جہاں چند آدمی جمع ہوں وہاں ایک صدر ضرور بنایا جاوے۔ یہ جیسی نہیں کہا کہ صدر بنانا خلاف شرع ہے (جیسا کہ اہلحدیث ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء میں لکھا ہے) البتہ یہ کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کو صدر بنانا خلاف شریعت محمدیہ ہے۔ مگر کثرت رائے سے انکو صدر بنایا گیا۔ تو میں نے ارادہ واپس آنے کا کیا تب شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر امرتسر نے مجھو مجبور کیا کہ آپ دس منٹ ٹھہر جائیں۔ مجھے کچھ آپ سے کام ہے۔ اتنے میں مولوی ثناء اللہ خلاف آداب مجلس کرتے ہوئے چلے گئے۔ اور حاضرین نے مجھکو جبراً صدر بنا لیا۔ جسکو میں نے یہ سوچ کر کہ شاید مولوی ثناء اللہ پھر آ جاوے اور وہ صدر بنایا جاوے جسکا صدر بنانا شرعاً ناجائز ہے۔ تو جتنا خلاف شریعت بچایا جاوے۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ منظور کر لیا۔ چنانچہ یہ منتظر کرسی صدارت کے حریص فوراً سے پیشتر واپس آ گئے اور دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گئے۔ اور بار بار میری طرف گھور کر دیکھتے رہے کہ کرسی سے ابوتراب اٹھے۔ تو میں بیٹھ جاؤں مگر میں نہ اٹھا۔ اور نہ انکو بولنے کی اجازت دی"

طرفین کی ان تحریروں کو پڑھکر فوراً ذہن ہڈی پر لڑنے والے کتوں کے نظارہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جس ملک کے علماء کی انہی کے بیان کے مطابق ایسی گری ہوئی حالت ہو۔ انپر جسقدر بھی افسوس کیا جاسکے کم ہے۔

# ایک عجیب نشان

## حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈلہوزی روانگی

ان دنوں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب نشان دکھایا ہے جو بعض حالات کو مدنظر رکھ کر خاص شان رکھتا ہے۔ دھرم سالہ آتے ہی یہاں کے کھنڈرات دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت سخت گھبرا گئی۔ اور دل پر بوجھ معلوم ہونے لگا کہ اس عذاب کی جگہ پر ہم کہاں آگئے۔ جدھر جائیں۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا کا نظارہ نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسپر ارادہ کیا۔ کہ کہیں اور چلے چلیں۔ ڈلہوزی ایک انگریز مالک مکانات کو تار دی۔ تو اس کا جواب آیا کہ مکان اسوقت کوئی نہیں مل سکتا۔ پھر سالگ رام کھنا کو جو وہاں بھی ایجنسی مکانات کا کام کرتے ہیں۔ تار دی تو انہوں نے تار دی کہ کوئی مکان یا بنگلہ نہیں ہے۔ پھر محمد حسن صاحب گھڑی ساز کو تار دی۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ اس کے بعد منصوری تار دی۔ وہاں سے کوئی جواب نہ آیا۔ پھر منصوری اور مری تار دی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ منصوری پہلی تار پہونچی ہی نہ تھی۔ اور اطلاع آئی۔ کہ وہ مکان کی تلاش کر کے جواب دینگے۔ مری سے بھی یہی جواب آیا۔ اس عرصہ میں ہم سب استخارہ کرتے ہے۔ اور آخر یہی فیصلہ کیا کہ سردست کہیں جانا مناسب نہیں۔ یونہی دُگنا خرچ ہو جاویگا۔ کچھ دن یہیں ٹھہر کر واپس چلے چلیں۔ یہ فیصلہ کر کے منصوری اور مری حضرت خلیفۃ المسیح نے تار دلوا دی۔ کہ مکان کی اب ضرورت نہیں۔ اب ہم یہی رہینگے۔ یہ فیصلہ کر کے حضرت اقدس ۳ جا کر سو گئے۔ حضور نے خواب میں دیکھا کہ ڈلہوزی جارہے ہیں۔ پہاڑی راستے پر سے گذر رہے ہیں کہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم ایک طرف سے تشریف لائے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں۔ کہ آپ کہاں جارہے ہیں۔ حضرت اقدس نے جواب دیا کہ ڈلہوزی جارہا ہوں۔ پھر شیخ صاحب نے دریافت کیا کہ مکان مل گیا ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ نہیں مکان تو نہیں ملا۔ بلکہ تینوں تار دی تھی۔ وہاں سے سب نے انکار لکھ بھیجا ہے۔ یہ کہکر حضور اپنے دل میں سوچنے لگے۔ کہ عجیب بات ہے۔ کہ مکان تو وہاں ملا نہیں۔ سب نے انکار کر دیا ہے۔ اور میرے پاس خرچ بھی نہیں ہے۔ پھر میں وہاں کیوں جارہا ہوں اس سے تو بہت تکلیف ہوگی۔ ان خیالات کے دل میں آتے ہی فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوا کہ خرچ کا بندوبست تو ہم کر دینگے۔ اور ساتھ ہی دل میں آیا۔ کہ مکان کا بھی بندوبست ہو جاویگا۔ یہ سوچکر حضرت اقدس آگے چلے ہی تھے۔ کہ کچھ لوگ آئے اور انہوں نے مصافحہ کر کے کچھ روپیہ حضور کے پیش کیا۔ پھر بعد دیگر کئی آدمیوں نے ایسا ہی کیا۔ اور حضرت اقدس دل میں خیال کر رہے ہیں کہ لو یہ خرچ آرہا ہے۔ پھر کچھ اور لوگ آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ سے ہم ملنا چاہتے ہیں۔ آپ نیچے اُتر آئیں اسوقت ایسا خیال گذرتا ہے۔ کہ حضور گھوڑے پر سوار ہیں اور اتر پڑے ہیں۔ انہوں نے ایک صف بچھائی ہے۔ اور اسپر حضور بیٹھ گئے۔ انہیں سے ایک آدمی نے روپیہ دامن سے نکالکر حضرت کے سامنے ڈھیر کرنے شروع کر دئے۔ اور قطاروں میں کھڑے کرنے شروع کر دئے حضور ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ روپیہ کس چندہ کے ہیں۔ تو وہ جواب دیتے ہیں۔ نہیں یہ آپ کے ہیں۔ اسپر آنکھ کھل گئی۔ اور حضور نے اٹھ کر یہ حصہ کہ حضور ڈلہوزی جارہے ہیں۔ اور اسی طرح مکان کے متعلق خیال آیا۔ دوستوں کو سنایا۔ اور تعبیر یہ سوچی کہ شاید اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اس سال یہیں رہیں۔ اگلے سال بجائے کہیں اور جانے کے ڈلہوزی چلے جائیں اور روپیہ کے متعلق حصہ نہ سنایا۔ اسکے بعد دو دن گذرنے پر ایک تار آئی۔ جو ایک ایسے صاحب کی طرف سے تھی۔ جن کو ہم نہیں جانتے تھے۔ کہ ڈلہوزی میں مکان اڑھائی سو روپیہ پر مل گیا ہے۔ فوراً روپیہ بھیجدیں۔ اس تار کو پڑھکر نہایت حیرت ہوئی کہ یہ کون صاحب ہیں۔ اور خوشی بھی ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس غیر معمولی طور پر رؤیاء پوری کی۔ چونکہ ملک مولا بخش صاحب کو بھی مکان کے لئے لکھا ہوا تھا۔ ان سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں انہوں نے بھی یہ جواب دیا کہ میں ان کو نہیں جانتا۔ میں نے ایک شخص کو لکھا تھا۔ شاید انہوں نے ان صاحب سے ذکر کیا ہو۔ یہ تار چونکہ خواب کے پورا کرنے والی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مناسب سمجھا کہ اب ضرور ڈلہوزی چلے جانا چاہیئے۔ اتفاقاً اسوقت معلوم ہوا کہ کرایہ مکان بھیجکر راستہ کے اخراجات کیلئے بھی روپیہ کافی نہیں بچتا۔ اس لئے حضور نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کرایا۔ تو ان کے پاس بھی روپیہ کافی نہ ملا آخر تجویز ہوئی۔ کہ یہاں سے کسی دوست سے کچھ روپیہ قرض لے لیا جاوے۔ جو راستہ کے لئے کفایت کرے۔ اور ڈلہوزی روپیہ منگوا کر قرض بھی اُتار دیا جاوے۔ یہ تجویز کر کے ہم سیر کو گئے۔ تو وہاں کر لوٹتے وقت ڈاک خانہ سے کچھ روپیہ ملا۔ جو بیمہ خطوں کے ذریعہ آیا تھا۔ اور جو اسوقت کی ضروریات کے لئے کافی تھا۔ اور جس کے آنے سے قرض کی ضرورت باقی نہ رہی۔ اور تعجب یہ ہے۔ کہ پچھلے بارہ دنوں میں کوئی رقم یہاں نہ آئی تھی۔ کیونکہ منی آرڈروں کے متعلق حضور ہدایت دے آئے تھے۔ کہ قادیان میں ہی وصول کئے جاویں۔ کیونکہ اکثر روپیہ چندہ کا ہوتا ہے۔ یہاں آکر اس کا واپس کرنا خرچ کا باعث ہوگا۔ اسپر اس خواب کے دوسرے حصہ کے پورا ہونے پر اور بھی تعجب ہوا۔ کہ کس طرح لفظاً پوری ہوتی آج صبح مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب کی طرف سے ایک منی آرڈر سو روپیہ کا بذریعہ تار آیا۔ جس سے شیخصاحب کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر بھی پوری ہوئی اور ایمان کو اور بھی تازگی ہوئی۔ اس خواب کے بہت سے پہلو تھے اور وہ غیر معمولی طور پر حالات کے خلاف اس صفائی سے پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا نظارہ دیکھ لیا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرتیں نرالی ہیں۔ اور جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کیلئے تمام دنیا میں احکام بھی جاری فرماتا ہے جنکو کوئی روک نہیں سکتا۔ والسلام

خاکسار رحیم بخش از دھرم سالہ

# چند سوالات کے جواب

**سوال نمبر ۱** ماتنزلت به الشیاطین کے ارشاد سے ظاہر ہے۔ کہ شیطانوں کو قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کے ارشاد کی کیا ضرورت پڑی کہ تالیٔ قرآن جب قرآن پڑھے تو تعوذ بھی ضرور پڑھے۔

**جواب** شیطانوں کو تو بے شک قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تالیٔ القرآن سے ہو۔ جس لئے ارشاد ہوا۔ کہ تالیٔ قرآن جب قرآن پڑھے۔ تو تعوذ کو ضرور پڑھے۔ تا قرآن کی تلاوت کے وقت قرآنی برکات سے شیطانی تعلقات اور شیطانی وساوس کی وجہ سے محروم نہ رہے۔ کیونکہ قرآن باران رحمت کی طرح ہے۔ اور جس طرح بارش طیب اور خبیث دونوں طرح کی نباتات کے ظہور کا باعث ہوتی ہے۔ اسی طرح قرآن بھی پاک اور پلید طبائع کے ظہور اور امتیاز کا سبب بن جاتا ہے۔ اور جیسا کہ بارش کے وصف میں ہے کہ ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم و خس

اسی طرح قرآن بھی اپنے وصف میں بیان فرماتا ہے کہ۔ یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا (سورہ بقر) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ کیا مطلب یعنی قرآن بہت سے لوگوں کی گمراہی کے اظہار کا باعث ہے۔ اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا موجب۔ اور یہ کہ قرآن کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنوں کے لئے امراض کی حالت میں شفا یعنی دفع مضرت کا کام دیتا ہے۔ اور تندرست مؤمنوں کے لئے رحمت یعنی جلب خیر کا کام اور ظالم طبع لوگ جو اس کے احکام اور قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ انہیں تو اس سے بجز خائب و خاسر ہونے کے کچھ حاصل نہیں۔ اور انہیں ترقی بھی ہے۔ تو بھی ترقی معکوس جو خسارہ کے معنوں میں ہے۔

**سوال نمبر ۲** اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات میں حمید۔ مجید۔ ہر عیب۔ نقص سے پاک ہستی ہے۔ تو اسلام کا سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم پیش کرنا اور مسلمانوں کا باوجود اس عقیدہ مسلمہ کے پھر عام طور پر ان اوراد کا ذکر کرنا تحصیل حاصل ہے۔

**جواب** اللہ تعالیٰ بے شک اپنی ذات میں حمید مجید اور مستجمع جمیع صفات حمیدہ کاملہ ہستی ہے اور ہر عیب و نقص سے مُبرّا۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم بھی انہی معنوں کے اظہار کے لئے ہے۔ اور مسلمانوں کا عام طور پر ان اوراد کا ذکر کرنا بھی قلبی تصدیق کی موافقت میں ہے۔ تا جو دل میں ہے زبان سے بھی اس کا اقرار اور اظہار ہو۔

علاوہ اس کے سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم کتنی مقاصد پر مشتمل ہے۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ اس سے تحصیل حاصل نہیں۔ بلکہ بعض مقاصد حقہ مفیدہ کا حصول مطلوب ہے۔ جنمیں سے بطور نمونہ بعض کا ذکر ذیل میں عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم ضرورت نبوت کا اظہار کرتی ہے۔ سبحان اللہ کے فقرہ میں نبی اور رسول کے لئے سلبی صفات اور ان کے مقتضی اور مناسب حال اقسام نواہی وغیرہ خدمات کی طرف اشارہ ہے۔ اور الحمد للہ کے فقرہ میں ثبوتی صفات اور ان کے مناسب حال اقسام اوامر وغیرہ مقاصد کی طرف ایماء ہے یعنی جس زمانہ میں کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق غیر اللہ کو دئے جاتے ہیں۔ اور بوجہ نقص معرفت خدا تعالیٰ کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ جو حقیقت میں سراسر ہتک اور ذلت کا باعث ہوتی ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اپنے کسی خاص بندہ کو مامور کر کے سبحان اللہ کی حقیقت دنیا کے سامنے ظاہر کرے۔ اور ثبوتی صفات کی صحیح معرفت سے الوہیت کا اصلی چہرہ جلالی اور جمالی تجلیات کے ساتھ دنیا کو دکھا کر الحمد للہ کا کامل ثبوت پیش کرے۔ جیسا کہ تمام نبیوں اور رسولوں کی بعثت کے مقاصد سے ظاہر ہے۔ علی الخصوص حضرت مسیح موعود کی بعثت کا واقعہ جو موجودہ زمانہ میں ایک تازہ مثال ہے سبحان اللہ والحمد للہ کے مقاصد اور معنوں میں ہی ظہور پذیر ہوا۔

(۲) سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم کا یہ مقصد بھی ہے۔ کہ تا مسلم انسان ان الفاظ کے اظہار سے یہ بتائے کہ میرا عقیدہ اللہ تعالےٰ کی ذات پاک کے متعلق یہ ہے کہ وہ ہر ایک عیب اور نقص سے مُبرّا اور پاک ہے۔ اور ہر ایک حمد اور خوبی جو اپنی ذات میں کامل ہے۔ وہ اس سے موصوف اور متصف ہے۔ یہ دونوں فقرے اسلام کی جامع مانع تعریف اور ملت بیضا اسلامیہ کی اصل حقیقت اور حقیقی چہرہ دیکھنے کے لئے آئینہ صفت ہیں۔ اور باوجود اس خوبی کے اتنے مختصر الفاظ ہیں کہ اس خوبی کے ساتھ اسقدر مختصر کی نظیر کسی مذہب میں بھی نہیں پائی جاتی ؎

(۳) سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم کا یہ بھی مقصد ہے۔ کہ مسلم انسان اپنے حالات اور اپنے ظاہر و باطن کو ان دونوں فقروں کے مقاصد کے ماتحت درست رکھے۔ اور اپنے ہر قول و فعل۔ اپنی ہر حرکت و سکون اور اپنی ہر حالت کو مطالعہ کرتا رہے۔ کہ کہیں اس کے نیات و اعمال اور اس کے اقوال و افعال میں سبحان اللہ والحمد للہ کے مقتضیٰ کے خلاف کوئی بات تو نہیں۔ کیونکہ ایک مسلم کا مسلم بننا اور ملت بیضا اسلامیہ کو اختیار کرنا جب محض اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرے۔ اور صفات الٰہیہ کے رنگ سے اپنے تئیں رنگین کرے اور تخلقوا باخلاق اللہ کے ارشاد کے مطابق اپنے اخلاق اور عادات کو الٰہی اخلاق اور عادات کے مرتبہ مظہریت میں قائم کرے۔ تو اس صورت میں اس کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ وہ مرتبہ محبیت میں اپنے محبوب مولا کی شان اور اس کے مقتضیٰ کے مناسب حال اپنی حالت بنائے اور جس طرح وہ سبحان اللہ کی شان رکھتا ہے۔ اور ہر عیب نقص سے پاک اور مبرا ہے۔ یہ بھی کوشش کرے۔ کہ اسکی بتائی ہوئی تعلیم اور طریق اطاعت کے مطابق اپنے اندر طہارت اور پاکیزگی پیدا کرے۔ اور جس طرح الحمد للہ

کی شان اللہ تعالےٰ میں پائی جاتی ہے۔ اس کے مناسب حال اپنے اندر محامد اور خوبیوں کو جمع کرے۔ تا ایک طرف مظہریت سے اپنے وجود کو سبحان اللہ کے ثبوت میں پیش کرے۔ تو دوسری طرف ظلی طور پر اپنے وجود کو الحمد للہ کے ثبوت میں پیش کر سکے۔ جو تعلیم اسلام اور عقائد حقہ اور اعمال صالحہ کی اصل غرض و غایت اور اہم مقصد ہے۔ رزقنا اللہ ھذا فی کل حال۔

نیز سبحان اللہ کی تسبیح سے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ مسلم انسان کو خواہ کسی قسم کا بھی ابتلا پیش آئے۔ مال کا یا جان کا یا دیگر متعلقین میں سے کسی کا وہ نفس کی شرارت سے خدا تعالےٰ پر بدظنی اور اعتراض نہ کرے۔ بلکہ سبحان اللہ کے عقیدہ کے مطابق عملی نمونہ دکھائے۔ اور اللہ تعالےٰ پر خوش رہے۔ اور ایسا ہی الحمد للہ کے عقیدہ کے مطابق اپنی ہر کامیابی اور نعمت کو اللہ تعالیٰ کی حمد کا نتیجہ سمجھے۔

(۴) سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم کا یہ بھی مقصد ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کے حضور ان الفاظ کو بطور دعا پیش کرے۔ کیونکہ اصل کامیابی کا حصول اور حقیقی مراد و مقصد تک وصول بجز دعا اور آلٰہی تائید کے ناممکن ہے دعا اس طرح کی جائے۔ کہ اے میرے مولا تو پاک ہے۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ تیری ہی شان ہے۔ تیرے سوا جسمیں بھی پاکیزگی اور طہارت پائی جاتی ہے تو وہ تیرے ہی فیض سے۔ اور تیرے ہی تقدس سے۔ اور جسمیں کوئی خوبی پائی جاتی ہے۔ وہ بھی تیرے ہی فیض سے اور تیری ہی محامد کے اثر افاضہ سے۔ اور کوئی نہیں۔ جو تیرے سوا خود بخود اپنے اندر تقدس اور محامد کی شان پیدا کر سکے۔ پس اے میرے مولا! جس طرح تو نے اپنے فضل و رحم اور اپنے فیض و کرم سے دوسروں کو سبحان اللہ والحمد للہ کے فیوض سے مستفیض فرمایا۔ مجھے بھی فرما! اور جس طرح اپنے مخلص اور مقدس بندوں کے عقائد میں اور اعمال صالحہ میں تو نے اپنی سبحان اللہ والحمد للہ شان کا جلوہ دکھایا۔ میرے عقائد اور اعمال میں بھی دکھا۔ اسطرح سے ایک تو توحید کے اعلیٰ مرتبہ کا [illegible] ہوتا ہے۔ دوسرے اس طرح کی دعا سے انسان مظہریت کے مرتبہ کو بہت جلد حاصل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا یہ مدعا اور مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور آلٰہی عظمت اور عزت اور آلٰہی جبروت اور جلال کے اظہار کی غرض سے ہو +

(۵) سبحان اللہ والحمد للہ کی تعلیم کا ایک یہ بھی مقصد ہے کہ مذاہب باطلہ والوں سے جو شخص بھی سبحان اللہ والحمد للہ کی شان کے خلاف اللہ تعالےٰ کی ذات۔ صفات افعال اور ان کے لوازمات کے متعلق کچھ غلط بیانی کرے تو مسلم انسان کا فرض ہے۔ کہ اس وقت مرد میدان بنکر سبحان اللہ والحمد للہ کی شان کے مناسب جواب میں ان سب غلط باتوں اور ناپاک اعتراضوں کی تردید کرے۔ جو کسی معترض یا مذاہب باطلہ کے پیرو کی طرف سے پیش ہو۔ گویا اس کی تعلیم میں مسلم کے ایسے فرض منصبی کی طرف بھی اشارہ ہے جو مذاہب باطلہ کے مقابلہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

یہ چند باتیں بطور نمونہ کے عرض کی گئی ہیں۔

**سوال نمبر ۳** جب اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی دوسرا الٰہ ہی نہیں۔ تو لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم کو پیش کرنا تحصیل حاصل کے طور پر ہوا +

**جواب** تحصیل حاصل مفید معنوں میں ہو تو معیوب اور لغو نہیں۔ لیکن جن اغراض و مقاصد کے ماتحت کلمہ طیبہ کی تعلیم ہے۔ وہ تحصیل غیر حاصل کے لحاظ سے ہے نہ تحصیل حاصل کے معنوں میں۔ دنیا میں بہت سی اقوام ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے سوا محض ضلالت اور غلط فہمی کی وجہ سے بعض مخلوق کو الٰہ بنایا۔ اور سمجھا اس لئے انکو اصل حقیقت بتلانے اور شرک سے بچانے کی غرض سے لا الٰہ الا اللہ کی تعلیم پیش کی گئی۔ اگر دنیا میں کوئی بھی مشرک نہ ہوتا۔ تو بجائے لا الٰہ الا اللہ کے صرف اللہ کا نام ہی ذکر کے لئے کافی تھا۔ لیکن جب دنیا میں یہود عزیر پرستی سے مشرک ہو گئے۔ اور نصارے عیسیٰ پرستی سے اور مجوس نے یزدان اور اہرمن دونوں کو خدا بنا لیا۔ اور ہنود نے کروڑوں کروڑ بت تراش کر اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے۔ اور ایسا ہی دوسری اقوام کا حال ہے۔ تو اب ان سب کے سامنے مسلم کو یہ تعلیم دی گئی۔ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ سے اللہ تعالیٰ کے سوا سب معبودان باطلہ کی الوہیت باطلہ کی تردید کرے۔ اور اللہ تعالےٰ جو معبود برحق ہے۔ اس کی توحید کا اظہار اور اعلان کرے۔ اور یہ وہ مقصد ہے۔ کہ اس کے حصول کے لئے کلمہ طیبہ کو جس جگہ اور جس حال میں بھی پڑھیں۔ مفید اور نہایت ضروری ہے نہ کہ تحصیل حاصل۔ علاوہ اس کے لا الٰہ الا اللہ کا ذکر اور بار بار ذکر بموجب ارشاد نبوی کہ افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ انسان کو جلی اور خفی شرک سے پاک کرنے کے لئے نہایت ہی عجیب ورد اور افضل ذکر ہے۔ ظاہری شرک سے بچنا تو کسی قدر آسان ہے۔ لیکن خفی شرک جو خودی۔ خود بینی خود پسندی اور خود روی کے معنوں میں ہوتا ہے۔ اور جس کے لوازمات سے کبر۔ عجب اور ریا اور غضب وغیرہ جیسے مہلک امراض کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ ان کی جڑ نہیں کٹتی۔ جب تک کہ انسان دعا کے رنگ میں لا الٰہ الا اللہ کا ذکر بار بار اور بتکرار نہ کرے۔ بعض لوگ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر تو کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں سمجھتے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور اس کو کس طرح سے پڑھنا چاہیئے۔ ہزاروں دفعہ ایک دن میں پڑھتے ہیں۔ لیکن صرف طوطے کی طرح پس ضروری ہے۔ کہ خدا کے حضور جب اسے پڑھیں۔ دعا کے معنوں میں پڑھیں۔ اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کریں۔ کہ مولیٰ تیرے سوا تو الٰہ ہے کوئی نہیں نہ ہی حقیقت صحیحہ کے لحاظ سے نہ ہی معرفت حقہ کے لحاظ سے۔ پس جب تو ہی الٰہ ہے۔ جس سے مراد وہ ہستی ہے۔ کہ کائنات عالم کے ذرات سے ہر ذرہ اپنی ذات۔ صفات اور افعال اور خواص اور اپنی تاثیرات اور تاثرات اور اپنی انفرادی اور ترکیبی خصوصیات میں اسی کا محتاج ہو۔ اور وہ اپنی ہر شان اور ہر مرتبہ کمال میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ تو پھر اے مولا! جب میرے وجود کے تمام ذرات اور ان کے سب خواص تیری توجہ تیرے ارادہ اور تیرے افاضہ تاثیر کے ساتھ وابستہ ہونے میری حالت عدم کے بالمقابل تیرے ہی فیوض اور تیرے ہی احسانات کی حیثیت میں ہیں۔ تو اب اے میرے مولا لا الٰہ الا اللہ کی کامل توحید جو کامل معرفت حقہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ وہ اپنے تمام حقائق ظاہریہ اور باطنیہ کے [illegible]

تیرے سوا مجھ کو کس طرح حاصل ہو سکتی ہے ۔ پس تو ہی ہے جو مجھے معرفت حقہ کے اس مرتبہ پر پہنچائے جہیں کہ لا اله الا الله کی تجلی وحدت محضہ کے سامنے انانیت کے سب پردے چاک شدہ نظر آئیں ۔ بلکہ انانیت کا واہمہ اور تخیلہ بھی مع لوازمات کے پاش پاش دکھائی دے ۔ اور نفس ناطقہ الٰہی جوارح کی شمولیت کے مرتبہ میں منظر عالم کے نظارہ قدیہ کو ذیل کے معنوں میں مشاہدہ کرے ؎

لا آدم في الكون ولا ابليس
لا ملك سليمان ولا بلقيس
فالكل عبارة و انت المعنى
يا من هو للقلوب مقناطيس

یعنی لا اله الا الله کی معرفت حقہ اور اس کے مقاصد کی پیروی اور ان مطالب عالیہ کا حصول اللہ تعالیٰ کے سوا حاصل نہیں ہو سکتا ۔ گویا بزبان دعا اس طرح عرض کرے کہ مولا جس طرح تیرے سوا کوئی اله نہیں ۔ کہ جس کے جود کرم اور لطف و احسان سے میرا وجود مع لوازمات و ذرائع زندگی ظہور میں آیا ۔ اسی طرح تیرے سوا کوئی آلا نہیں کہ جس سے تیری معرفت حقہ اور تیری محبت کاملہ تامہ اور تیرا قرب و وصل حاصل ہو ۔ پس محبوب تو ہی آلا ہے ۔ اور تیرے سوا اور کوئی نہیں ۔ تو تیرے سوا اور تیری مدد کے بغیر میں تجھ تک کیسے پہونچ سکتا ہوں ۔ اور مقاصد مطلوبہ کو کیسے حاصل کر سکتا ہوں ۔

علاوہ اس کے کلمہ طیبہ سبحان الله والحمد لله والے مقاصد مذکورہ کے معنوں میں بھی ہے ۔ اس طرح کہ لا اله کا فقرہ سبحان اللہ کی حقیقت کے معنوں میں سب سلبی صفات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے ۔ اور الا الله ۔ الحمد لله کے معنوں میں سب ثبوتی صفات کو اپنے اندر لئے ہوئے ۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

غلام رسول راجیکی

# نبوت مسیح موعود

## مولوی محمد علی صاحب غور کریں

معذلك ذكرت غير مرة ان الله ما اراد من نبوتي الا كثرة المكالمة والمخاطبة وهو مسلم عند اكابر اهل السنة فالنزاع ليس الا نزاعا لفظيا (حقیقۃ الوحی حاشیہ الاستفتاء ضمیمہ صفحہ ۱۶)

ترجمہ "علاوہ بریں میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں ۔ کہ میری نبوت سے اللہ تعالےٰ کی مراد سوائے کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کے اور کچھ نہیں ۔ اور یہ اہلسنت کے اکابر کے نزدیک مسلم ہے پس صرف لفظی نزاع ہے "

مولوی محمد علی صاحب بصفحہ ۲۰۹ ۔ النبوۃ فی الاسلام میں لکھتے ہیں ۔ "غور کرو ۔ کہ وہ کونسی بات ہے ۔ جو اکابر اہلسنت کے نزدیک مسلم ہے "

جناب ہم نے خوب غور کیا ہے ۔ آپ کا یہ لکھنا کہ اہلسنت کے اکابر اس قسم کی وحی کا نام صرف محدثیت ہی رکھتے ہیں ۔ یہ آپنے احمدی جماعت کو دھوکا دیا ہے ۔ اہل سنت کے اکابر صوفیاء کرام نے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا نام نبوت رکھا ہے ۔ ثبوت حسب ذیل ہے ۔

(۱) حضرت مولانا مرشدنا حاجی نور الدین صاحب مرحوم خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں :۔

"بے ریب لکھا ہے کہ میں نبی بمعنی پیشگوئی کرنیوالا ہوں ۔ مجھ احادیث اور کلام الٰہی میں نبی کہا گیا ہے مگر نہ نبی تشریعی ۔ اور یہی مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے ۔" (از حیوٰۃ نور الدین (مذہب و عقاید))

جناب ۔ اگر آپ صاحبان کو خوف خدا ہوتا ۔ تو آپ کیلئے یہ تحریر کافی اور شافی ہو سکتی تھی ۔ اس میں کلام الٰہی ۔ حدیث ۔ اہلسنۃ کے اکابر تینوں کا ذکر ہے ۔

(۲) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

"تم جسے مکالمہ الٰہیہ کہتے ہو ۔ ہم اسی کو نبوت کہہ لیتے ہیں ۔ یہ لفظی نزاع ہے ۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں ۔ قولوا انه خاتم النبيين لا تقولوا لا نبي بعده ۔ اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام پانا) نہیں ۔ تو پھر آپ لوگوں کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہیں ۔ اور آپ کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے ۔ جس باغ میں آبپاشی نہ ہو ۔ وہ آخر ویران ہو گا ۔ جس دین میں وحی نہیں ۔ وہ بھی ایک دن تباہ ہو گا ۔"

(تقریر بمقام لاہور ۔ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے قول کی تصدیق کی ہے ۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب النبوۃ فی الاسلام بصفحہ ۱۷ لکھتے ہیں :۔

"حضرت عائشہ کے قول کو یہ پایہ صحت اور اعتبار کا بھی حاصل نہیں ۔ کیونکہ حدیث تو متفق علیہ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ہے ۔ اور حضرت عائشہ کے قول کی کوئی سند بھی نہیں بتائی جاتی ۔ پس ایسے قول کی تاویل حدیث کے مطابق کی جائیگی یا اسے رد کیا جائیگا ۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر کما حقہ عبور نہیں ہے ۔ یا وہ باوجود حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عبور رکھنے کے دیدہ دانستہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو چھوڑتے جاتے ہیں ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے حضرت عائشہ کے قول کی تصدیق کی ہے ۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے حضرت عائشہ صدیقہ کے قول کو رد کر دیا ہے ۔

(۳) قال الله تعالى ۔ عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول ۔ ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ غیب کے جاننے والا ہے ۔ پس اسکے غیب پر کوئی غلبہ نہیں پاتا ۔ مگر اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے ۔ غلبہ بخشتا ہے ۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :۔

"جسکے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے ۔ بالضرور اس پر مطابق آیت فلا يظهر على غيبه کے مفہوم نبی کا صادق آویگا ۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۴) امام شعرانی فرماتے ہیں "فان مطلق النبوة لم يرتفع وانما ارتفع نبوة التشريع × × وقوله صلعم لا نبي بعدي ولا رسول المراد به لا مشرع بعدي" یعنی مطلق نبوت نہیں اٹھائی گئی ۔ بلکہ تشریعی نبوت اٹھائی گئی ہے ۔ اور آنحضرت صلعم کا قول کہ میرے بعد کوئی نبی ۔ ۔ ۔

رسول نہیں۔ اس سے مراد صاحب شریعت نبی رسول ہے۔
الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۴

(۵) شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں " لا نبی بعدی یکون علے شرع مخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی "۔ یعنی آنحضرت صلعم کی اس حدیث (یعنی لانبی بعدی) کے یہ معنے ہیں کہ کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو آپکی شرع کے مخالف ہو۔ بلکہ جب ہوگا۔ آپ کی شریعت کے ماتحت ہوگا۔ فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳

(۶) حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
" حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اُسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے۔ کہ جب وہی بات پنجابی میں کہی جائے۔ تو مانتے ہیں۔ اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے۔ تو نہیں مانتے۔ اگر یہ تعصب نہیں۔ تو اور کیا ہے " (تقریر بمقام لاہور ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء)

نتیجہ:۔ ثابت ہوا کہ کلام الٰہی اور احادیث میں اور اہل سنت کے اکابر صوفیاء کرام نے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا نام نبوت رکھا ہے۔ اور تا قیامت اس قسم کی نبوت باقی ہے اور اس نبوۃ کو حضرت مسیح موعود نے وحی غیر تشریعی سے موسوم کیا ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔
" اور قوم پر تو اسقدر بھی امید نہ تھی۔ کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں۔ کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ اور قیامت تک باقی ہے " (براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۸۳۔ فتدبر۔

الراقم:۔ محمد سیف الدین احمدی سابق سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (فیروزپور)

# اعلان

برنی ساوتری المعروف سکنتلا بنت امرت مل رئیس و گنیز میم امرت مل داتا رام جنرل مرچنٹ صدر بازار جالندھر چھاؤنی السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ میں انگلینڈ میں مسلمان ہو کر اوائل دسمبر میں جبکہ ولایت سے ہندوستان پہنچکر لاہور میں اپنے مکان پہنچا۔ تو پہلی ملاقات میں ہی میرے ساتھ حد درجہ بدسلوکی کے ساتھ تم نے کام لیا۔ اس خیال سے کہ چونکہ اسلام نے صبر و تحمل اور اخلاق کے ساتھ اپنے اہل سے کام لینے کا سبق سکھلایا ہے۔ میں بہت ہی بردباری سے تمہاری سختیوں کا نرمی سے جواب دیتا رہا۔ اور پھر لاہور میں رہتے تک بہت ہی عمدگی سے تم کو اپنا اسلامی نمونہ بتلایا۔ لیکن جیسے جیسے میں تم سے نرمی اور حسن سلوک کا برتاؤ کرتا رہا۔ تم نے اسی طرح نہ صرف میرے ساتھ بلکہ میرے بزرگ ماں باپ اور بھائی برادران اور سب سے بڑھکر ہمارے اسلامی پیشواؤں کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات کہنے اور میری دلشکنی کرنے میں ذرا بھی دریغ نہ کیا۔ آخر میں تمہارے بڑھتے ہوئے جوش کو دبانے اور تم کو پوری طرح تنہائی میں غور و فکر کرنے کا موقع دینے کی غرض سے مجبوراً فروری کے شروع میں لاہور سے سکندر آباد دکن آگیا۔ اور کئی ماہ علیحدہ رہا لیکن پھر بھی تمہارے اور تمہارے بھائی برادران کے خطوط سے یہی محسوس ہوتا رہا کہ دن بدن بجائے اصلاح کے تم مخالفت اور تعصب میں ترقی کر رہی ہو۔ چنانچہ جبکہ میں آخر جون میں پانچ ماہ بعد وطن پہنچا تو تم نے میرے مکان پر آکر اسقدر شور مچایا۔ اور مجھے اسی طرح پوچ اور غلیظ گالیاں مجھکو اور میرے والدین اور میرے مذہبی پیشوا اور خاصکر ہمارے جان سے زیادہ عزیز حضرت رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخانہ کلمات کہے کہ جس سے نہ صرف مجھکو بلکہ ہر ایک ذی اخلاق آدمی کو بھی تمہاری بدزبانی بُری معلوم ہوئی۔ اور اس سے بڑھکر ایک میں جو بات تم میں دیکھی وہ یہ کہ تم اور تمہارے بھائی مجھے بہت زور سے اس بات کی دھمکی دیتے رہے کہ تم بجائے اسلام قبول کرنے اور میرے ساتھ زندگی بسر کرنے کے بدچلنی کا شیوہ اختیار کرنا زیادہ پسند کرتی ہو۔ چونکہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ اگر ایک عورت اپنی بداخلاقی اور بُرے کیرکٹر سے اپنے خدائی زندگی کے احکام کے خلاف خاوند کو نقصان پہنچانا چاہتی ہو تو پھر اسکو طلاق دیدیجائے۔ تو چونکہ میں نے اسلامی تعلیم کے مطابق کئی ماہ صبر و تحمل سے کام لیا اور تمکو پوری طرح غور و فکر کرنیکا موقع بھی دیا۔ لیکن پھر بھی تمنے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ لہذا میں اب مجبوراً تمکو طلاق دیتا ہوں جسکے یہ معنی ہیں کہ تاریخ تحریر ہذا سے تمہارے اور میرے درمیان اب تمام سابقہ تعلقات منقطع ہو چکے۔ اب میرا تمہارے ساتھ اور تمہارا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا۔
اسکی ایک کاپی اخبار الفضل اور پیسہ اخبار میں بھی شائع کراتا ہوں تاکہ تمہارے اور میرے حقوق پر اب یا آیندہ کوئی برا اثر نہ پڑے اور پھر یہ کہ تمہارے اور میرے جملہ متعلقین کو یہ بات صاف معلوم ہو جائے

(اشتہارات)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## احمدی بھائیوں سے ضروری التماس

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہم نے عرصہ دو سال سے علاوہ صنعت و حرفت کے سکول کے جہاں ہر قسم کی صنعت و حرفت عملی طور پر گھر بیٹھے یا یہاں آنے پر سکھائی جاتی ہے۔ ایک دواخانہ بھی کھول رکھا ہے جہاں سے ہر ایک قسم کی دوائی مل سکتی ہے۔ اور ایک مرض کا مکمل علاج کیا جا سکتا ہے غریب اور نادار بھائی ہر مذہب اور فرقہ کے مفت دوائی لے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی معزز احمدی بھائی کا تصدیق نامہ اور محصول ڈاک بھیجدیں بطور نمونہ چند ایک مجرب ادویات کے نام دیئے جاتے ہیں ضرورتمند دوست منگا کر دیکھیں۔ ایجنسی کے لینے والے دوست بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ اور ہر ایک قسم کی خط و کتابت کیساتھ واپسی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں۔ مشورہ ہر ایک کام کے متعلق مفید اور مفت دیا جاتا ہے۔
ہیڈک پوڈر۔ سر درد کی پڑیاں ۸/ فی درجن۔ آئی پوڈر۔ سر مہ دافع امراض چشم ککرے وغیرہ ۸/ تولہ۔ آئی ڈراپ۔ نافع درد چشم ۶/ فی شیشی ٹوتھ پوڈر دانتوں کا منجن خوشبودار ۴/ تولہ۔ ٹوتھ پیسٹ ہلادینے مسوڑہ وغیرہ فی شیشی ۶/ خورد ۱۰/ کلاں سیلین پلز۔ تلی کی گولیاں ۵۰ گولی ۱۰/ سیلین مکسچر۔ عرق لحال فی شیشی ۸/ خورد کلاں ۱۲/ تریاق النساء کمر میں درد ہوتا ہو۔ ماہواری کھل کر نہ آتی ہو۔ تو اس کے استعمال کر فائدہ ہوگا۔ مجرب ہے ۱۲/ تریاق الطفال۔ بچوں کی محافظ ۱۲/۔ تریاق چنبل۔ چنبل کیلئے نہایت مجرب ہے ۸/۔ تریاق جگر۔ ورم جگر کے لئے نہایت مجرب۔ کف پلز۔ ہر ایک قسم کی کھانسی کے لئے گولیاں ۵۰ گولی ۱۰/۔ تریاق الصدر۔ سینے کی تمام بیماریوں کے لئے شربت ہے خورد شیشی ۸/ کلاں ۱۲/۔ کیتھارٹک پلز۔ قبض کشا گولیاں ۵۰ گولی ۱۲/ بال آرٹانیکا خوشبودار پوڈر ۲/ تولہ۔ سویٹ دلپذیر صابن خوشبودار اعلیٰ قسم ۸/ فی ٹکیہ۔ فیس بینٹ اردو میناف۔ خوشبودار طلاء۔ چہرے کی خوبصورتی کے لئے نافع کیل چھائیاں وغیرہ خورد شیشی ۸/ کلاں ۱۲/۔ لپ پینٹ اردو میناف۔ لبوں کو نرم خوبصورت سُرخی مائل کرنیوالا خوشبودار طلاء۔ خورد ڈبیہ ۸/ کلاں ۱۲/۔ اروماٹک پلز منہ کی بدبو دور کرنیوالی خوشبودار گولیاں خورد شیشی ۲/ کلاں ۸/ فیس پوڈر۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کے لئے اعلیٰ پوڈر۔ فی شیشی خورد ۶/ کلاں ۸/۔ نمونہ ۱۲/ سے کم روانہ نہیں کیا جاتا۔
منظور احمد (احمدی) مالک انگریزی دوائی خانہ
سلانوالی لائن سرگودھا

# ممالک غیر کی خبریں

## ایران و جرمنی میں کشیدگی

لنڈن ۱۲ - اگست - ایمسٹرڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ برلن کے ایک تار میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ تبریز میں ایرانی و جرمنی کے مابین ایک حادثہ پیش آیا ہے - سکھوز جرمن قونصل نے اس خیال سے کہ جرمن سفارت خانہ کے اسلحہ حملوں کی وجہ سے اب محفوظ حالت میں نہیں - یہ تجویز کی کہ ان سب کو تلف کر دیا جائے قونصل مذکور نے ابھی اس تجویز پر عمل کرنا شروع کیا - مگر اس وقت ایرانی ڈیماکریٹوں کا لیڈر جرمن سفارت خانہ میں گھس آیا - تمام اسلحہ علیحدہ کر دئے - اور قونصل مذکور کو گرفتار کر لیا - اطلاع دی گئی ہے - کہ برلن گورنمنٹ نے بھی بطور اعتراض ایرانی سرکاری قائم مقام متعینہ برلن کی گرفتاری کا حکم دیدیا ہے - ایرانی گورنمنٹ کی اطلاع کے بموجب تبریز کے سرکاری حکام کا یہ خیال تھا - کہ اسلحہ کی بربادی سے وہاں کی آبادی کو بہت بڑا خطرہ ہے ٭

## رشت کو تاراج کر دیا گیا

لنڈن - ۱۲ - اگست - طہران کا ایک پیام بنام ٹائمز مظہر ہے کہ بالشویک نے رشت کے بڑے حصہ کو لوٹ لیا - اور جلا ڈالا ہے بالشویکوں نے عام فوجی بھرتی کا حکم دیدیا ہے - اور ۱۸ برس سے ۴۵ برس تک کے ایرانیوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے - تمام غلہ طلب کیا گیا ہے - اور عام باشندوں کو کھانے کیواسطے بہت کم مقدار میں چاول دئے جاتے ہیں -

## ایرانی اور بالشویک

لنڈن ۱۵ - اگست - طہران سے لنڈن میں یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ گورنمنٹ ایران کی فوج نے منزل اور کیسوں کے درمیانی قلعہ پر چھ گھنٹہ کی زبردست جنگ کے بعد قبضہ کر لیا ہے - اور اس جنگ کا سلسلہ اب بھی بدستور قائم ہے -

## پیرس میں طاعون

لنڈن ۱۴ - اگست - پیرس کا تار مظہر ہے کہ یہاں پر گلٹی دار طاعون کی چار وارداتیں ہوئی ہیں - ایک حادثہ موت بھی واقعہ ہوا ہے - امید کی جاتی ہے - کہ مرض کو بڑھنے سے روک دیا جائیگا ٭

## وزیر اعظم یونان پر قاتلانہ حملہ

پیرس - ۱۲ - اگست - دو آدمیوں نے وینیزیلوس پر جبکہ وہ ٹرین میں چڑھ رہا تھا - قاتلانہ حملہ کیا - جس سے وہ کچھ خفیف سا زخمی ہوا - حملہ آور گرفتار کر لئے گئے ٭

## بغداد میں مولود کے جلسے بند

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ ایام رمضان سے بعض مفسد اشخاص ہر جمعہ کی رات کو بظاہر مذہبی مقصد سے لیکن درحقیقت لوگوں کو گورنمنٹ کے خلاف بھڑکانے کی غرض سے مولود کی مجلسیں کرتے رہے - اسوقت اس خیال سے مجلسوں کو نہیں روکا گیا - کہ کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم آزادی تقریر میں مداخلت کرتے ہیں - مگر اب معلوم ہوتا ہے - کہ اس آزادی سے غلط طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے - اور ناواقف لوگوں کو تقاریر مولود کے ذریعہ بھڑکایا جاتا ہے - اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے - کہ مجالس مولود کی ممانعت کی جاتی ہے - جو شخص پولیٹیکل مقاصد کے لئے مولود کی مجلس کریگا - اسے سخت سزا دی جائیگی اس قسم کے قصوروں کے متعلق مقدمات کی سماعت کے لئے ایک فوجی عدالت قائم کر دی گئی ہے ٭

## لیبر ڈیلیگیٹ فرانس سے نکالے گئے

(پیرس ۱۷ - اگست) مسٹر گوبلن اور مسٹر ایڈمسن برطانوی لیبر کے ڈیلیگیٹ جو "کونسل عمل" کے ممبر ہیں - فرانس میں آنے پر حکام نے ان کو ہدایت کی - کہ ملک سے نکل جائیں - اگر وہ نہ جائیں گے - تو زبردستی ملک بدر کر دئے جائینگے ٭

## فرانس و بلجیم کا معاہدہ

لنڈن ۱۲ - اگست - فرانسیسی اور بلجیمی افسروں نے اپنے ممالک کے مدافعانہ اتحاد کے عام اصولوں کا تصفیہ کر کے ایک معاہدہ پر دستخط کر دئے ہیں - مگر ابھی سیاسی اور اقتصادی مسائل پر غور کیا جانا باقی ہے

## جمال پاشا کا عزم کابل

اخبار پاؤنیر بیان کرتا ہے کہ قسطنطنیہ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ جمال پاشا ماسکو سے تاشقند کے راستہ کابل گئے ہیں ٭

## ہڑتال کی دھمکی

لنڈن ۱۲ - اگست - کان کنوں کی قومی کانفرنس نے اسوجہ سے کہ گورنمنٹ نے انکے مطالبات کو جو اضافہ تنخواہ کے متعلق تھے - منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اب بات کا

# ہندوستان کی خبریں

## پیر محبوب شاہ کو سزا

سشن جج حیدرآباد سندھ نے پیر محبوب شاہ صاحب کو دو سال قید محض کی سزا دی

## شرانگیز تقریر کے جرم میں ایک سال قید

مسٹر گبسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھرپارکر نے سندھ کے زمیندار محمد خان کو شرانگیز تقریر کے جرم میں ایک سال قید کی سزا دی ٭

## مولوی ابو الکلام لاہور میں

۱۹ - اگست ۱۹۲۰ء کو مولوی ابو الکلام صاحب آزاد لاہور پہونچے ٭

## دربار صاحب

امرتسر کا نیا سربراہ - سردار اروڑ سنگھ کی جگہ جو فی الحال رخصت پر گئے ہیں سردار سندر سنگھ رام گڑھیا کو دربار صاحب امرتسر کا سربراہ مقرر

## جدید گورنروں کا تقرر

حضور ملک معظم نے منظور کیا ہے - کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا وہ حصہ جو مقامی گورنمنٹوں کے متعلق ہے - جب نافذ ہو تو حسب ذیل جدید گورنر مقرر ہوں ٭ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ - سر ہارکورٹ بٹلر کے - سی - ایس - آئی ٭ گورنر پنجاب - سر ایڈورڈ میکلیگن کے - سی - آئی - ای - سی - ایس - آئی ٭ گورنر ممالک متوسط سر فرینک سلائی کے - سی - ایس - آئی ٭ گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ - لارڈ سنہا آف رائے پور کے - سی - آئی - ایس گورنر آسام - سر ولیم میرس کے - سی - آئی - ای -

ملک معظم کی منظوری سے موجودہ گورنران بنگال مدراس اور بمبئی جدید ایکٹ کے نفاذ کے وقت اپنے عہدوں پر بدستور قائم رہینگے -

## فوجیوں کی تنخواہ میں اضافہ

آئندہ سپاہی کی مستقل تنخواہ ۱۱ عہ کی بجائے ۱۵ عہ روپیہ ماہوار ہوگی ٭

## سنٹرل خلافت کمیٹی کا جلسہ

۱۴ - اگست - بمبئی آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی کے جلسہ میں یہ قرار پایا - کہ خاص اجلاس کانگرس و لیگ کے پہلو بہ پہلو کلکتہ میں کل انڈیا خلافت کانفرنس کا اجلاس بھی منعقد کیا جائے -

## واپس ہونیوالے تارکان وطن کی امداد

سرکار کی طرف سے اس قسم کے اشتہارات شائع ہو رہے ہیں کہ "مہاجرین" کو اپنے مکانوں اور زمینوں میں پھر آ

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب [illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر الفضل کے لئے شائع ہوا)